رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

ضروری اعلان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر کتاب منن الرحمٰن جسمیں عربی کے ام الالسنہ ہونے پر بحث کی گئی ہے باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے۔ کوئی شخص اسکے کل یا اسکے کسی جزو کو چھاپنے کا مجاز نہ ہو گا نیز اسکے تمام مطالب کا ترجمہ ترمیم اقتباس و التباس وغیرہ کے بھی جملہ حقوق محفوظ ہیں جو شخص ان حقوق میں کسی قسم کی مداخلت کریگا وہ اپنی خیانت کا قانوناً جواب دہ ہوگا یا اسے اس امر کا ثبوت دینا پڑیگا کہ اس نے اپنی شائع کردہ مطالب کو فلاں دوسری کتاب سے اخذ کیا ہے۔

المشتہر
مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعودؑ۔ قادیان ضلع گورداسپور

اخبار احمدیہ

حکیم خلیل احمد صاحب بنگال سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ چونکہ اخویم ابوالہاشم صاحب کا پروگرام بہت لمبا ہے اور ہمیں ٹھہرنے کا کم موقعہ ملتا ہے اس لئے وقتاً فوقتاً بنگلہ و اردو کے تبلیغی اشتہار تقسیم کرتا رہتا ہوں۔ حتی الوسع جہاں موقع ملتا ہے زبانی بھی تبلیغ کیجاتی ہے۔

جھنڈہ تحصیل صوابی سے مکرم محمد دلاور خان صاحب بی اے تحریر فرماتے ہیں کہ میں پچھلے دنوں ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں چند سعید الفطرت لوگوں کو دیکھکر تبلیغ کرنی چاہی خدا تعالےٰ کی توفیق سے میں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ دیکھو موت کا کوئی اعتبار نہیں آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح موعودؑ نازل ہو چکا ہے اور اس سے پہلے دجال کا ظہور بھی ہو چکا ہے اور مسیح موسوی فوت ہو چکا ہے۔ وہ دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔ پھر میں نے سلسلہ موسوی سے سلسلہ محمدیہ کی مماثلت اور آخر الذکر سلسلہ کے خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو ثابت کیا۔ میری اس تقریر کو سنکر اس مسجد کا مولوی اٹھکر جانے لگا تو میں نے کہا کہ قیامت کے دن یہ عذر نہ کریں کہ ہمارے پاس منادی کرنیوالا کوئی نہیں آیا تو مولوی نے کہا کہ قیامت کے دن آپ خدا کے سامنے یہ گواہی دیدیں کہ میں نے سنا اور نہیں مانا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس گاؤں کے اکابر احمدیت کے بہت قریب ہیں اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے آمین۔

کشمیر تحصیل سندواڑہ سے میاں عبدالرحمٰن طالب العلم لکھتے ہیں کہ میں حتی المقدور تبلیغ احمدیت کرتا رہتا ہوں اس ملک میں بہت صاف دل لوگ ہیں اگر کسی واعظ کے ذریعے اس علاقہ میں تبلیغ کی جائے تو انشاء اللہ نہایت ہی مفید پڑیگی اور بہت جلد لوگ حق قبول کرینگے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہوا)

ایک ہندو کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں۔ تسلیم و تعظیم گو میں ایک ہندو زادہ ہوں۔ میں اپنے گاؤں کے مدرس منشی ... صاحب سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق بڑے شوق سے باتیں سنتا رہتا ہوں۔ میں ان سے برادرانہ عقیدت رکھتا ہوں اور انکی خدمت میں اکثر حاضر ہوتا رہتا ہوں۔ مجھے ان سے دلی محبت ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی نسبت آپ کے فرقہ کو حق پر سمجھتا ہوں۔ صادق کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے۔ میں انٹرنس میں تعلیم پاتا ہوں۔ حضور سے التجا ہے کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرماویں ۞

پٹیالہ سے مولوی عبدالصمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ اخویم مکرم میر قاسم علی صاحب نے غیر مذاہب کی خوب تردید فرمائی اور نہایت قوی اور روشن دلائل سے اسلام کی صداقت کو ثابت کر دکھایا۔ وفات مسیح کا اثبات نہایت عمدہ طرز پر کیا جس سے حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حتیٰ کہ لوگ یہ کہہ اٹھے کہ وفات مسیح میں تو اب کوئی شبہ نہیں رہا۔ پھر علامہ حافظ روشن علی صاحب نے مسیح موعودؑ کی نبوت پر نہایت ہی پُر اثر اور پُر زور تقریر فرمائی۔ جو اپنی نظیر آپ ہی تھی۔ قاضی محمد لطیف صاحب نے بھی مسیح موعود کی شناخت پر پُر لیاقت تقریر فرما کر حاضرین کو مستفید فرمایا۔ یہ تقریریں سننے کے بعد انشاء اللہ العزیز کامل امید ہے کہ بہت سی سعید روحیں جلد حق کو قبول کر لینگی ۞

تحریک دعا۔ برادر عطا محمد صاحب ساکن بیریاں ضلع ہوشیار پور ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت تشویش میں ہیں۔ سید مرتضیٰ علی طالب علم قادیان لکھنؤ میں بیمار ہیں۔ ایک دوست کا بھائی چند ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ اور برادر محمود خان صاحب مدرس ہرنگ ضلع گجرات اور دیگر احباب دعا کی درخواست کرتے ہیں ۞

بڑودہ سے سردار خان صاحب خبر دیتے ہیں کہ مفتی محمد صادق صاحب یہاں چند گھنٹے مقیم رہے۔ باتوں ہی باتوں میں آپ نے سلسلہ کی تبلیغ شروع کر دی۔ چار پانچ آدمی تو آپکی باتوں سے اسقدر متاثر ہوئے کہ شہر میں جا کر اپنے واقفوں کو کہنے لگے کہ اگر دنیا میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام مسیح موعود ہو کر نہ آتے تو یقیناً اسوقت اسلام کی حالت بہت ہی نازک ہوتی بلکہ مر ہی گیا ہوتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق

خبریں

شمالی فرانس سے جنگی وقائع نگار لکھتا ہے کہ سوشیز اور ویمی کی پہاڑی پر فرنچ سپاہ کا خفیف نقصان ہوا۔ ورنہ وہ اس پہاڑی کو لینے کے لئے بہت بڑی قربانی کرنے پر بھی آمادہ تھے۔ کیونکہ وہاں سے چالیس چالیس میل تک کا چٹیل میدان قابو میں ہوتا ہے۔ فرانسیس اور انگریز اس معرکہ میں ملکر کام کر رہے ہیں اور برابر ترقی کرتے جاتے ہیں ۞

ہالینڈ والے اتحادیوں کی فتوحات پر تہ دل سے مسرور ہیں اور انکے طرفدار ایک اخبار کا خیال ہے کہ گو وہاں کی حکومت بظاہر سختی کے ساتھ غیر جانبداری کو ملحوظ رکھے لیکن وہ اپنی رعایا کے جذبات و ملحوظات کو نظر نہیں کر سکتی جس (رعایا) کو اچھی طرح محسوس ہو رہا ہے کہ خطرہ کس کی طرف سے ہے ۞

برلن میں بے چینی کی خبریں آنے لگی ہیں۔ چنانچہ ایک مستند وقائع نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ جرمن افسران سرکاری اپنی کمزوری کا اخفا کرتے ہوں۔ لیکن پایہ تخت جرمنی کی اطلاعات سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہاں مغربی محاذ کے واقعات سے اسوقت بڑی تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ دشمن کے اخبارات ایک طرف تو دول متحدہ کی فتوحات کا انکار کرتے ہیں مگر اسکے ساتھ ہی اپنے لوگوں کا گلا بھی دباتے جاتے ہیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسپر دم نہ ماریں ۞

جنیوا سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ تار نوپول کے مغرب میں روسیوں نے تمام سطوح مرتفع پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں سے تلیٹی کی طرف گولہ باری کر رہے ہیں تاکہ آسٹروی پھر سر نہ اٹھانے پائیں ۞

روما کی تار خبر ہے کہ اطالوی میدان معرکہ میں شدید کہر کے سبب پہاڑی حملوں کا توجہ ہو رہا ہے مگر پیدل سپاہ بدستور بڑی بہادری سے دشمن کے موروچوں پر دھاوے کر رہی ہے۔ جمعرات کی شب کو اطالویوں نے تمام محاذ پر حملہ کیا اور اپنے قدم جما لئے۔ گو دشمن کے شدید جوابی حملے سے انکے میسرہ کو ہٹنا پڑا تاہم افواج میمنہ اپنی جگہ پر ڈٹی رہیں۔ آلسو نزد کے محاذ پر دشمن کے سامان حرب کی ایک کثیر مقدار ضائع ہوئی ۞

فیلڈ مارشل سرجان فرنچ خبر دیتے ہیں کہ ۲۹ ستمبر کو دشمن نے ہلوچ سے شمال مغرب کے موروچوں پر کئی حملے کئے۔ تمام دن جنگ شدید جاری رہی۔ مگر ہم سوائے منہلکے تیرہ کے تمام مورچوں پر اڑے رہے۔ وہاں غنیم صرف ڈیڑھ سو گز خندق پر متصرف ہو سکا کیونکہ ہمارے مورچے سب کے سب مستحکم تھے۔ جرمنوں کے جوابی حملے اب دھیمے پڑ گئے ہیں ۞

ہوائی جنگ میں ہم نے دشمن کی ریلوے لائنوں پر متعدد حملے کئے۔ کئی جگہ انکی ٹرینوں کو نقصان پہنچا۔ پانچ چھ تو گویا تباہ ہی ہو گئیں۔ اور جرمن سلسلہ ریلوے میں بڑا بھاری حرج واقع ہوا ۞

پیرس کی تار خبر ہے کہ آرٹائس میں غنیم نے ۲ اکتوبر کو ہمارے مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔ مگر ہماری افواج خندقوں ہی خندقوں بڑی عمدگی سے بڑھتی چلی گئیں۔ حتےٰ کہ سطوح مرتفع پر جا پہنچیں۔ شامپین میں دشمن کے اہم مورچے ہمارے قبضے میں آ گئے۔ ہماری طرف سے غنیم کے ریلوے جنکشن پر بمب گرائے گئے اور رات اسکے مورچوں پر گولہ باری کی گئی ۞

فرنچ سپاہ نے نز سوشیز میں ایک بیابان کے قریب جہاں دشمن جا کے چھپا تھا اسکی خندقوں کے تلے ۱۲ ہزار پونڈ بارود کی سرنگ اُڑائی ۞

۳۔ اکتوبر کا پیام برقی مظہر ہے کہ بلجیم میں فرنچ توپخانہ اور برٹش بیڑے نے بمقام ویسٹنڈی دشمن پر خوب آتشباری کی۔ آرٹائس وغیرہ میں بھی زور شور سے دو طرفہ آگ برسائی گئی برٹش افواج نے دشمن کی خندقوں پر قبضہ کیا۔ فرنچ طیارہ نے شامپین میں دشمن کے ایک بیلون کو نشانہ بنایا جو شعلے بکر گیا ریگا کے مغرب میں روسی جنگی جہازوں اور دشمن کے ساحلی توپخانوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ روسی جہازوں نے اپنی تمام بھاری توپوں سے خوب آگ برسائی اور شیل پھینکے ۞

مختلف

امریکہ میں ہولناک طوفان۔ نیو اورلینز میں ایسا شدید طوفان آیا کہ بہت سی عمارتیں اور گرجے تباہ ہو گئے شہر کی کوئی کھڑکی نہ بچی جو چور چور نہ ہو گئی ہو۔ طوفان کی رفتار قریباً سو میل فی گھنٹہ تھی۔ سواحل مس سس پی اور لوزیانا میں ڈھائی سو آدمی ہلاک ہوا اور ۵۰۰ مفقود الخبر ہیں نقصان مال کا اندازہ دس کروڑ ڈالر کیا گیا ہے امریکہ اور ہونولولو کے درمیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۵ء

قانون رواج
اور
تقسیم ترکہ مطابق شریعت اسلامیہ

مسلمانوں کے دیوانی مقدمات میں تقسیم وراثت کو خاندانی رواج کے ماتحت کرنے سے متعلق جو قانون وضع کرنے کی ضرورت عمال حکومت نے حال میں محسوس کی ہے اسپر غور کرنیکے لئے شملہ پر حسب قرارداد گورنمنٹ پنجاب پچھلے پیر کو ایک کانفرنس منعقد ہوئی جیسا کہ ان کالموں میں پہلے بھی ذکر آچکا ہے اس میں سربرآوردہ وکلاء و آنریبل ججان ہائیکورٹ شامل تھے۔ ہز آنر لاٹ صاحب بہادر نے مسئلہ زیر بحث پر ایک زوردار تقریر فرمائی جس کا ماحصل یہ ہے کہ رواج کو بشکل قانون مستند قرار دینے کا خیال ایک مدت سے ملک کے عالی دماغ لوگوں کو پیدا ہو رہا تھا اور چونکہ صوبہ ہذا میں رسم و رواج کو بڑی اہمیت حاصل ہے حتیٰ کہ جب کبھی عدالتوں میں رواج کا سوال پیش آتا ہے تو اہل پنجاب عموماً اسی کا لحاظ رکھتے ہیں کہ ان کے موجودہ خاندانی رواج میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ لہذا ضرورت ہے کہ اب اس معاملہ کو محض کاغذی کارروائی تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ عملی سٹپ لیا جائے یہ فرماکر جناب ممدوح نے حاضرین سے کہا کہ آپ لوگ غور کریں کہ دیوانی مقدمات متعلقہ تقسیم وراثت میں جو تاخیر دقت اور زیر باری بصورت موجودہ ہوتی ہے کیا اسکا یہ علاج نہیں کہ رواج کو قانون کی شکل میں لایا جائے اور اگر واقعی اسکی ضرورت ہے تو کس حد تک؟ پھر ہز آنر نے ایک طویل تقریر فرمائی۔ اس کانفرنس کی کارروائی تین روز تک رہکر پچھلے بدھ کو ختم ہوگئی۔ آخر دن بڑی گرماگرم بحثیں ہوئیں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ بالآخر کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ رواج کو قانون بنا دیا جائے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی متعدد دفعہ اس بارہ میں زور دیکر لکھ چکے ہیں یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور اگر کانفرنس کا یہ فیصلہ بحال رہا اور رواج کو قانون بنا دینے کی تجویز پر سچ مچ عملدرآمد ہونے لگا تو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ایک سخت غلطی ہوگی۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ مختلف حصص صوبہ کے کثیر التعداد مقامی اور خاندانی رواجوں کی چھان بین انکا قلمبند کرنا پھر بشکل قانون انکی ترتیب و توضیح کچھ کم دردسری و زیرباری کا کام نہیں ہے جو حکومت کو ایک معقول عرصہ تک مصروف و منہمک رکھیگا۔ غرض اس قسم کی دقتوں کے علاوہ بڑی بھاری خرابی اس میں یہ ہوگی کہ اس سے سرکار انگلشیہ کے ایک نہایت مشہور و معروف عہد داثق کی نسبت گورنمنٹ کے بداندیشوں کو اعتراض کرنیکا موقعہ ملیگا۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ رعایا کے امور مذہبی میں مداخلت نہ کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ مجوزہ قانون کو قرار واقعی طور پر پاس کرنے سے قبل لوکل گورنمنٹ کے ذمہ وار حکام ضرور کانفرنس کے اس فیصلہ پر نظر ثانی فرمائینگے۔ اور جہاں ہم سرکار عالیہ کے حضور باادب مادجب یہ اہم مطالبہ پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ اسکے ساتھ ہی مسلمانوں اور خاصکر اپنی جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ جابجا باقاعدہ جلسے منعقد کرکے بڑی سنجیدگی متانت اور عجز و ادب کے ساتھ اپنے اپنے مقامی حکام کی معرفت گورنمنٹ کی خدمت میں اس مضمون کا میموریل (عرضداشت) روانہ کریں کہ قانون رواج کے بارہ میں سرکار شملہ کانفرنس کے فیصلہ پر نظرثانی فرمائے اور اسکے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ ہونے دے جس سے مجوزہ قانون فی الواقع قانون بنجائے اس سے ہماری احکام شریعت میں مداخلت ہوگی جسے گوارا کرنیکے لئے کم ازکم ممبران سلسلہ احمدیہ ہرگز تیار نہیں ہیں۔ دوسرے لوگونکو جو مسلمان کہلاتے ہیں اپنے اپنے معاملات کا اختیار ہے لیکن ہم احمدی تو یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے مقدمات متعلقہ تقسیم ترکہ رواج کے مطابق نہیں۔ بلکہ احکام شریعت کے ماتحت فیصل ہوا کریں۔

پچھلے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) نے بھی اس بارہ میں اپنی جماعت کو یہی نصیحت فرمائی تھی۔ کہ ہمارے احباب ہر جگہ جلسے منعقد کرکے مجوزہ قانون کے متعلق آواز اٹھائیں اور ادب کے ساتھ گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچائیں یہ خطبہ شائع ہونے میں تو ابکے شاید کچھ تاخیر ہو جائے کیونکہ ہمارے رپورٹر صاحب ایک پرائیویٹ ضرورت کے سبب یکایک رخصت پر چلے گئے ہیں اور حسب معمول وقت پر خطبہ قلمبند کرکے نہیں دے سکے مگر اسکا مفہوم یہی ہے جو اوپر عرض کیا گیا ہماری مقامی جماعتوں اور انجمنوں کو چاہیئے کہ بہت جلد اس بارہ میں عملی کارروائی شروع کردیں ٭

اِنّی مُہِینٌ مَن اَرَادَ اِھَانَتَک

ہمنے کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ مباحثہ جلبپور میں جو شکست ثناءاللہ کو ہوئی ہے اس سے اس الہام مندرجہ عنوان کی تصدیق ہوتی ہے اسکے جواب میں ثناءاللہ نے اعتراض کیا۔ کہ آریہ مجھ سے زیادہ دشمن ہیں۔ پس ان کے مقابلہ میں کیوں میری اہانت اس الہام کی مصداق ہو۔ ہمنے کسریٰ کی مثال دی تھی کہ وہ کافر کے ہاتھ سے مقتول ہوا۔ پس اہانت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی غیر مسلم ہاتھ ہی سے ہو۔ اب اسکا جواب اہلحدیث میں چھپا ہے کہ اہانت تو اسی مقام اور کام میں ہونی چاہئے جو حضرت مرزا صاحب کے خلاف ہو۔ جبلپور میں تو اسلام کی تائید میرا کام تھا ہم کہتے ہیں کہ انی مہین میں کام و مقام کی کہاں شرط ہے اراد اھانتک کے مصداق تم ہو۔ پس اہانت کے مورد بھی تم ہی ہوگے خواہ کسی میدان میں ہو دیکھو من عاد الی ولیا فاذنتہ للحرب یزید نے امام حسین سے عداوت کی تو کیا اسی میدان جنگ میں وہ شکست یاب ہوا اسوقت خدا نے یزید سے لڑائی کی اہانت کا فعل تو مَن پر واقعہ ہونا ہے نہ کہ کسی زمانہ پر ایک طرف اراد ہے ایک طرف "عادیٰ" ہے اگر اراد کے ساتھ اسی وقت اسی کام اسی مقام میں اہانت ہونا ضروری ہے تو عاد کے ساتھ بھی اسی کام اسی مقام میں اسی وقت خدا کی طرف سے جنگ ہونا ضروری ہے اور خدا اپنا لڑائی میں شکست نہیں کھاتا۔

محمد عبد اللہ خان پٹیالوی کے فرزند اکبر کی روحانی موت اور اس کے کفن کے دو بوسیدہ تار

۲۶ ستمبر کے پیغام میں ایک مضمون چھپا ہے جسے بڑی وقعت دی گئی ہے اور میں حیران ہوں کہ اس میں سوائے گالیوں کے اور کیا ہے۔ جس پر اس قدر اظہار کبر و تعلی کیا گیا ہے۔ یہی کہ اپنے مرشد و ہادی کے بیٹے کو انا خیر منہ کا مدعی یعنی **شیطان** کہا گیا ہے اور فقرے فقرے میں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ بانی فتنہ پیغام اور اس کے خسر نا کام کو رشک آتا ہوگا۔ کہ یہ گندے الفاظ کیوں ہمارے منہ سے نہ نکلے بہر حال میں مولوی محمد عبد اللہ خان صاحب کو وہاں اسی عبد اللہ خان کو جس نے حضرت اقدس کا نام نہ لینے اور ان عقائد فاسدہ کی بنا پر ڈاکٹر عبد الحکیم خان سے بگاڑ لی تھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کا لائق بیٹا مسیح موعودؑ کی روح پر فتوح کو درد پہنچانیکا کافی سامان رکھتا ہے حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۰۱ کی عبارت پر اعتراض ہے بات سمجھی نہیں یا اور آسمان سر پر اٹھا لیا بیشک فہم خدا ہی سے ملتا ہے اور حق کی مخالفت میں عقل ماری جاتی ہے۔ ورنہ بی۔ اے سے یہ امید ہرگز نہ ہو سکتی تھی کہ وہ ایسی دندان شکن ٹھوکر کھائیگا بات یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ نے براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۸۸ پر لکھا ہے

"پس یہ (نبی) خدا تعالے کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے حاصل ہوا۔ تا حضرت عیسیٰؑ سے تکمیل مشابہت ہو۔"

اس پر حضرت خلیفۂ برحق نے ایک نوٹ لکھا ہے جس کا ضروری خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔

اگر اس سے مراد یہ لی جائے کہ آپ نبی نہ تھے بلکہ یونہی نام رکھدیا گیا تھا تو اس سے مشابہت بہ مسیح نہیں ثابت ہوتی کیونکہ ایک آدمی کو اگر شیر کہدیا جائے تو اس سے اسے شیر سے مشابہت تو پیدا نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس سے تو یہ مراد ہے کہ شیر سے بہادری میں مشابہ ہے نہ یہ کہ شیر کہنے سے شیر کے مشابہ ہو گیا ہے +++++ بعینہ اسی طرح ایک شخص دوسرے سے نبوت کے معاملہ میں بھی مشابہ ہوگا جب اسے واقع میں نبی بنا دیا جائے نہ اس طرح کہ صرف اس کا نام نبی رکھدیا جائے ++++++ یہاں ایک اور شبہ بھی پیدا کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلعم تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرماتے ہیں +++ اس لئے کیا پھر سب علماء نبی تھے اور انکو نبی کہنا جائز ہے کیونکہ تم نے مشابہت کے معنے یہی کئے ہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے +++ مشابہت کبھی صرف کسی **خاص بات** میں ہوتی ہے۔ اور اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل میں انبیاء حفاظت دین کے لئے آتے رہے میری امت میں اللہ تعالے ایسے علماء پیدا کرتا رہے گا جو اس کام کو کرتے رہیں گے۔ لیکن انکو پہلے انبیاء سے کامل مشابہت نہیں فرمائی۔ اور نہ یہ فرمایا کہ وہ رسالت میں مشابہ ہونگے ++ پس نہ تو اس حدیث میں کامل مشابہت قرار دی ہے اور نہ بتایا ہے کہ نبوت میں مشابہت ہے۔ لیکن مسیح موعودؑ کو مشابہ نہیں کہا۔ اور ک حرف تشبیہ کا نہیں لگایا بلکہ عیسیٰ بن مریم اور نبی کے لفظ سے یاد فرما کر کامل مشابہت ظاہر فرمائی جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے"

میرزا محمود احمد

اب یہ عبارت اپنے مفہوم میں کس قدر صاف ہے مگر اعتراض کرنیوالا اس پر بھی اعتراض کرتا ہے لکھتا ہے کہ "صاحبزادہ صاحب کے نزدیک دو چیزوں میں مشابہت اسی وقت ہو سکتی ہے جب دونوں یعنی مشبہ اور مشبہ بہ میں عینیت اور واقعیت پیدا ہو جائے" (۲) صاحبزادہ صاحب نے دو علمی اصول بتائے ہیں اگر کسی شخص کو شیر کہدیا جائے تو شیر سے مشابہ نہیں ہوتا جب تک وہ فی الواقع شیر نہ ہو جائے۔ تشبیہ میں ک حرف تشبیہ بیان نہ کیا جائے تو مشبہ اور مشبہ بہ میں عینیت اور واقعیت پیدا ہو جاتی ہے" ناظرین بنظر انصاف حضرت خلیفہ وقت کی عبارت پڑھیں کیا اس میں ان باتوں کا نام و نشان بھی ہے؟ آپنے کہاں لکھا ہے کہ مشابہت اسی وقت ہوتی ہے جب مشبہ اور مشبہ بہ عین ہو جائیں اور کہاں لکھا ہے کہ کوئی شخص شیر سے مشابہ نہیں ہوتا جب تک وہ فی الواقعہ شیر نہ ہو جائے سخن فہمی این جنس اسفل بین۔ بندۂ خدا حضرت صاحبزادہ صاحب تو یہ فرما رہے ہیں۔ کہ کسی کو محض شیر کہدینے سے شیر سے مشابہت نہیں ہو جاتی اس کے ساتھ دُم نہیں لگجاتی اور وہ دوپایہ سے چارپایہ نہیں بن جاتا بلکہ یہ مشابہت کسی خاص وجہ شبہ کے پایا جانے سے ہوگی اب سوچنا چاہیئے کہ وہ وجہ شبہ کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ "بہادری"۔ پس جب تک بہادری نہ پائی جائیگی وہ شیر سے مشابہ نہ ٹھہریگا اس تشریح کے ذریعہ آپنے یہ سمجھایا کہ اگر اعزازی طور پر نام دینے سے صرف برائے نام ایک نام رکھدینا مراد ہے۔ اور اس کی تہ میں کوئی حقیقت نہیں۔ تو یہ غلط ہے کیونکہ کسی کو شیر کہدینے سے اس کی شیر کی سی شکل نہیں بن جاتی۔ اور اسی طرح ایک بزدل کو محض شیر کہدینے سے شیر سے مشابہت نہیں پیدا ہو جاتی جب تک اس میں فی الواقعہ وہ وصف نہ ہو۔ جس کے سبب سے کسی کو شیر کہا جا سکتا ہے۔ یعنی بہادری اسی طرح کسی کو نبی کہا جائے اور اس میں فی الواقعہ اور فی الحقیقت نبوت نہ ہو۔ تو یہ بات ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ کسی بزدل کو شیر کہدیا جائے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب میں فی الواقعہ اور فی الحقیقت نبوت نہ تھی۔ تو انہیں نبی کہنا ان کے ساتھ تمسخر کرنا ہے اور ایسا ہی جیسے کسی بزدل یا غیر بہادر کو شیر کہنا ۔۔ اس صورت میں پھر مسیح سے کیا مشابہت ہو سکتی ہے جب کہ مسیح بن مریمؑ فی الواقعہ اور فی الحقیقت خدا کا نبی تھا۔ پھر اس پر یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ مسیح سے مشابہت ایسی ہی ہے جیسے دیگر علماء غیر انبیاء کو نبی اسرائیل کے فی الحقیقۃ انبیاء سے ہو اس کی تشریح میں آپنے فرمایا کہ بے شک علماء امت محمدیہ۔ بنی اسرائیل کے انبیاء سے من وجہ مشابہت

رکھتے ہیں مگر کامل مشابہت تو جبھی ہو سکتی ہے کہ وہ بات جس کی وجہ سے مسیح دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے وہ آپ میں بھی پائی جائے صاف ظاہر ہے کہ وہ نبوت اور صرف نبوت ہے۔ پس کامل مشابہت کے لئے ضروری ہے کہ مسیح موعودؑ میں بھی نبوت ہو۔ اس لئے اور علماء کے ذکر کے وقت حرف تشبیہ لگایا اور مسیح موعودؑ کے ذکر پر اسے عیسٰی بن مریم اور نبی اللہ کہا گیا۔ یہاں گویا اس وصف خاص کا بھی ذکر کر دیا جس کی وجہ سے کامل مشابہت ہو سکتی ہے ایک غیر نبی کسی نبی کے کبھی کامل مشابہ نہیں ہو سکتا لیکن جب دونو نبی ہوں تو بھی وہ کامل مشابہ ہونگے گو ایک دوسرے کے عین نہیں ہو سکتے حضرت صاحبزادہ صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ حرف تشبیہ چھوڑنے سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک دوسرے کے عین ہوں بلکہ آپ نے کامل مشابہت کا لفظ فرمایا اور کامل مشابہ ہونے سے مراد عینیت نہیں لی جاتی۔ ہاں چونکہ ایک طرف آنحضرت نے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرمایا اور دوسری طرف عیسٰیؑ بن مریم اور نبی اللہ فرمایا اس مقابلہ نے بتایا کہ آنے والے مسیح کی نبوت فی الحقیقۃ نبوۃ مراد ہے جیسا کہ ہم کہیں زید مردہ ہے اور عمر مردہ کی طرح ہے تو یہاں زید کو فی الحقیقۃ مردہ ماننا پڑیگا کیونکہ یہ مردہ کی طرح کے مقابل مردہ بولا گیا ہے اسی طرح جب ایک فریق کے لیے کالانبیاء بولا گیا اور ایک فرد کے لئے نبی اللہ تو اس سے مراد فی الحقیقۃ نبی اللہ ہوگی خاص کر اس لئے کہ کشتی نوح میں لکھا ہے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے ہر ایک پہلو پر غور کرو۔ اس سیدھی سادھی بات کو مصطفٰے خان بی اے نے خواہ مخواہ پیچ دار بنایا کہ لغو طور پر بہت سے شعر لکھ دیئے اور ان سے ثابت کیا کہ مشبہ اور مشبہ بہ عین نہیں ہوتے اور جیسے استعارہ کے رنگ میں مردہ کہہ دیا جائے وہ بیجان نہیں ہو جاتا۔ اور اعمٰی کہنے سے سچ مچ اندھا نہیں ہو جاتا وغیر ذالک من الہفوات۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے کب کہا اور کہاں لکھا ہے کہ حرف تشبیہ نہ لانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح کا عین ہو گئے تھے؟ اور باعتبار ذات کے بھی ایک بن گئے

جو معترض کا دو ورقہ کسی مصرف کا بنے آپ نے تو صرف یہ فرمایا ہے کہ حرف تشبیہ کا نہیں لگایا۔ بلکہ عیسٰی بن مریم اور نبی کے لفظ سے یاد فرما کر کامل مشابہت ظاہر فرمائی اور کامل مشابہت کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر آپ نبی نہیں تھے۔ تو پھر ایک نبی سے کامل مشابہ کیونکر ٹھہر سکتے ہیں۔ آپ نے حرف تشبیہ نہ ہونے سے یہ ثابت نہیں کیا کہ حضرت مرزا صاحب وہی عیسٰی بن مریم نبی اسرائیل کے نبی بن گئے تھے۔ بلکہ آپنے تو یہ دکھایا ہے کہ مسیح سے کامل مشابہت جبھی ہوگی کہ آپ میں وہ وصف خاص پایا جائے جس کی وجہ سے مسیح۔ نبی اسرائیل میں ممتاز تھا چونکہ وہ امر نبوت ہے اس لئے کامل مشابہت کے لئے نبوت ضروری ہے اور جیسے شیر سے کامل مشابہت کے لئے فی الواقعہ بہادری کی ضرورت ہے نہ کہ صرف برائے نام بہادری کی۔ اسی طرح مسیح سے کامل مشابہت کے لئے فی الواقعہ نبوت پانے کی ضرورت ہے نہ صرف برائے نام نبوت کی جس کے اندر کوئی حقیقت نہ ہو۔ ہاں کامل مشابہ چونکہ عین نہیں ہو جاتا اس لئے یہ ضروری نہیں کہ دونو کی نبوت ایک ہی طریق سے حاصل شدہ ہو مصطفٰی خان بی۔ اے کے لئے مناسب تھا کہ حقیقۃ النبوۃ پر اعتراض کرنے سے پہلے وہ حضرت فضل عمر کے کسی خادم سے پڑھ لیتا۔ افسوس اس نے ایسا کچا اعتراض کر کے اپنے آپکو اپنے ہمچشموں کی نظر سے گرا لیا یہ نتیجہ ہے عداوت محمود کا۔ اب بھی سنبھلو۔ (اکمل)

دعوت الی الخیر

بنگال میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ القوی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ آج کئی دنوں سے بارش موقوف ہوئی ہے اور پانی بھی روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ ہرچند کہ گرانی و قحط بدستور سابق ہے مگر پھر بھی کسی قدر تسکین معلوم ہوتی ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ ان مصائب کی وجہ سے چونکہ عام لوگ دینی و مذہبی باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہیں اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید ستمبر کا مہینہ بالکل تو مبائعین سے خالی جائیگا مگر بفضل الٰہی خالی نہیں گیا۔ اس ہفتہ میں بھی ایک شخص نے آکر بیعت کی اور سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔ اب جو بنگلہ زبان میں ایک ٹریکٹ اور ایک رسالہ لکھوا رہا ہوں اگر طبع ہو کر اہل ملک کے سامنے پیش ہو جاویں تب امید قوی ہے کہ انشاء اللہ بڑے مفید ہونگے بشرطیکہ فضل الٰہی شامل حال ہو اور دعائے حضور پرنور ممد و معاون۔ منکرین خلافت کی کوششیں احمدیوں کو اپنے طرف کھینچنے کے لئے انتہا درجہ ہو رہی ہیں۔ یہانتک بھی اس کا اثر پہنچ رہا ہے مگر بفضل الٰہی بجز ایک شخص کے یہاں کے احمدیوں میں اور کوئی انکے زیر اثر نہیں یہ ایک شخص بھی خاکسار کے سامنے کبھی اس بارے میں لب کشا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ اندر اندر کچھ میلان اس کا خواجہ کمال الدین کی طرف ہے اور پیغام صلح اخبار اب تک وہ شخص لیتا ہے۔ گو شروع میں اس اخبار کے لینے کا منشا خواجہ کمال الدین کی ابتدائی ابلہ فریبیوں کے سبب ولایت کی خبر انکا دریافت کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے حال پر رحم فرماوے۔ آمین۔ اور سوائے اس شخص کے دوسرا کوئی احمدی یہاں اس طرف مائل نہیں ہے کبھی کبھی کوئی کوئی احمدی لاہوریوں کے حال سے سوال کرتا ہے۔ تو خاکسار انکو سمجھا دیتا ہے کہ جیسا آنحضرت صلعم کے زمانے کے مخالفین اسلام کی شرارتوں کا حال سنکر جوش ظاہر کرنے والوں کے امتحان کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اسی طرح امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کے معاندین کے حالات سنکر جوش ظاہر کرنے والوں کے امتحان کے لئے اس سلسلہ احمدیہ میں ایک یزیدی فرقہ اللہ تعالیٰ نے نکال دیا ہے یہی اسی وجہ سے یہاں پیغامی پارٹی یزیدی فرقہ کر کے نامزد ہے۔ والسلام۔ خاکسار سید محمد عبد الواحد از مقام برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ ملک بنگال۔ مورخہ ۳ ستمبر

ماریشس میں احمدیت کی تبلیغ

مولانا حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے تازہ عریضے بخدمت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

پہلا عریضہ

روز ہل (ماریشس) ۲۵ ؍اگست ۱۹۱۵ء

پیارے امام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ میں حضور کی خدمت مبارک میں ۲ ماہ کا حال گو عریضہ ارسال کر چکا ہوں اسکے بعد کے حالات عرض خدمت کئے جاتے ہیں ۔ ۱۶؍ اگست کی رات سے آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک درس قرآن شریف اور سلسلہ حقہ کی تبلیغ روزانہ ہوتی رہتی ہے حاضرین کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں ایک دستور ہے کہ ایک گاؤں کے لوگ اپنا ایک سردار بنا لیتے ہیں اور اسکے ماتحت کے لوگ اسکی جماعت کہلاتے ہیں ۔ مسلمان الگ بناتے ہیں اور ہندو لوگ الگ ۔ ہمارے پاس جو قرآن شریف سننے آتے ہیں ۔ ان میں سے گیارہ چیدہ آدمیوں کو جماعت نے جلسہ کر کے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور کہدیا کہ جب تک توبہ نہ کریں اور سو روپیہ امام مسجد کو نہ دیویں ۔ تب تک وہ جماعت میں شامل نہیں ہو سکتے انکو دعوت نہیں دے سکتے ۔ شادی غمی میں شامل نہیں کرتے ۔ یہاں ایک سادہ قرآن پڑھانے پر ایک ملاں لوگوں نے رکھا ہوا ہے اور وہ پشاوری ہے وہ دس سال سے یہاں رہتا ہے اسکے لڑکے کا ختنہ تھا ۔ اور وہ دعوت دینا چاہتا تھا ۔ اسلئے بعض لوگوں نے تمام جماعت کو سکول کے ہال میں اکٹھے ہونے کی دعوت دی اور انکو بھی بلایا گیا ۔ جو کہ خارج کئے گئے تھے وہ مجھکو بھی ساتھ لیتے گئے ۔ ایک حافظ یہاں رہتا ہے اسنے اعتراض کیا کہ یہ لوگ قادیانی مولوی کے پاس جاتے ہیں ۔ جو ہمیں اسلام کے تیرہ سو تینتیس سال کے مسترہ مذہب سے نئے مذہب میں لیجاتا ہے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں ۔ اسپر ہمارے ایک دوست نے جواب دیا کہ کیا وہ کوئی اور قرآن سناتا ہے کوئی اور حدیث بتاتا ہے کوئی اور کلمہ پڑھاتا ہے اور ایک نے کہا کہ ہم تو انکے پاس جانے سے نہیں رکینگے ۔ کیونکہ ہمنے ان کے وعظ سنے ہیں وہ بالکل عین اسلام اور قرآن کے مطابق ہیں ۔ پھر مجھے کہا گیا کہ میں اپنے عقاید انکو سنا دوں ۔ اور وہ حافظ بھاگ گیا ۔ باقی تمام لوگ خوشی سے سنتے رہے لیس البر کی آیت میں نے انکو لکھکر بتائی اور یوم الآخر کے ماتحت تمام انبیا کرام کی وفات ثابت کی پھر ان سے پوچھا گیا کہ اسمیں کونسا عقیدہ اسلام کے برخلاف ہے پھر سب کو دعوت دی گئی اور جرمانہ معاف کیا گیا ۔ مگر رات کو تین مولوی جو باہر سے آئے تھے وہ ڈر گئے اور انہوں نے مجھے اس مولوی کے گھر پر بولنے کی اجازت نہ دی لوگ سمجھ گئے کہ یہ ڈر گئے ہیں اور اب وہ بہلا ہمارے ساتھ مل گئے ہیں اور انہوں نے اپنے نام اور چندہ بھی لکھوا لیا ہے ۔ فالحمد للہ اور انکے اقرار سے لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انکو مقابلہ کرنیکی طاقت نہیں ہے اور برملا انکو کہدیا کہ تم چار عالم ہو کر ایک عالم کا شکار نہیں کر سکے اب وہ لوگ پختہ ہو گئے ہیں اور وہ اب مولویوں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب میںنے مولوی شیر خان کی غلطی لوگوں کو قرآن شریف سے دکھائی تو وہ سب مان گئے کہ وہ واقعی غلط معنے کرتے تھے ہمارے سامنے انکو یہ طاقت تو نہیں ہوئی کہ ہمارے برخلاف کچھ کھلم کھلا کہہ سکیں البتہ کنایۃً اشارۃً حملے کرتے رہے مگر انکے جلسہ کا مزا میرے آنے سے بالکل پھیکا پڑ گیا ۔ اور روز ہل کے سرکردہ لوگوں نے اس بات کا بہت افسوس ظاہر کیا ہے کہ مولوی ہو کر انہوں نے ایک عالم کی عزت نہ کی اور انکو اٹھکر عزت کی جگہ پر نہیں بٹھایا خیر جب انہوں نے وعظ سننے سے انکار کر دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو قریباً بیس آدمی وہاں سے چلے آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس دعوت میں شامل نہیں ہو سکتے جس میں ہمارے مولوی صاحب کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہے ۔ ایک مولوی نے تو بہت گری ہوئی باتیں کیں کہ ہم تم ہی سے لیکر کھاتے ہیں کہ اگر ہم اس اڑے وقت میں تمہارے کام نہ آویں تو ہم نمک حرام ہونگے اور جس وقت بلاؤ ہم اس فتنے کو مٹانے کے لئے طیار ہیں مگر افسوس کہ انکی نمک حلالی وقت پر آشکارا ہو گئی جب لوگ سننا چاہتے تھے اور انہوں نے انکار کر دیا اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ پیر ظہور شاہ ۔ سے ملے ۔ وفات کا قائل ہو گیا لوگوں سے ڈرتا ہے ۔ شہر میں بفضل خدا تبلیغ کا دروازہ کھل گیا ہے ۔ حضور میرے لئے تمام احمدیان ماریشس اور کلمبو کیلئے دعا فرماویں ۔ والسلام

حضور کا غلام ۔ غلام محمد

دوسرا عریضہ

سیدی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یہاں کے واقعات میں حضور کو وقتاً فوقتاً عرض کرتا رہا ہوں اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بھی مفصل حالات انگریزی میں لکھے ہیں اور جناب الحمس کی طرف بھی مفصل واقعات کو تحریر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں پر عجیب کرشمہ قدرت دکھایا ہے مولویوں کے دلوں میں رعب ڈالدیا ہے ۔ قرآن و حدیث سے وہ عاجز آ گئے ہیں ۔ اور ان کے ہاتھ میں کچھ باقی نہیں رہا ۔ سوائے تہمتوں کے لگانے کے کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کوئی جھوٹا الزام لگا کر عام لوگوں کو میرے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یہانتک کہ سرکار میں جھوٹی تہمتیں لگا کر مجہول الاسم شکایت نامے بھیجتے رہتے ہیں اور اس کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے مجھکو یہاں سے نکلوا دیں اور گورنمنٹ کو یہ کہتے ہیں کہ میں گویا ترکوں کی طرف سے یہاں جاسوسی کا کام کرتا ہوں سبحانک ھذا بہتان عظیم ۔ انکو خدا کا کوئی خوف نہیں رہا ۔ قیامت اور موت بالکل یاد نہیں رہی ۔ سانچ کو آنچ نہیں اور جھوٹ کے پاؤں نہیں ۔ ہمارا سلسلہ کوئی آج سے نہیں ہے ۔ بلکہ ہمارا سلسلہ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوتا ہے اور عام پبلک میں آتا ہے ہمارا امام علیہ السلام حضرت اقدس مسیح موعود فداہ روحی ۱۸۸۹ء سے برابر اپنی تحریروں میں گورنمنٹ برطانیہ کو سلطنت ترکی پر ترجیح دیتے آئے ہیں اور انکی مخالفت اور بغاوت کو اسلام کے برخلاف بتاتے ہیں ۔ اور یہ ظالم لوگ ہمیں اسوقت یہ الزام دیتے تھے کہ تم سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں مانتے اور ہمیں گورنمنٹ کا خوشامدی بتاتے تھے حالانکہ اگر ہم خوشامدی ہوتے تو ایسے کام کا عوض گورنمنٹ سے طلب کرتے ۔ اور اگرچہ عزت کا خطاب ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کو سرکار سے نہیں ملتا مگر وہ دل سے گورنمنٹ کے خیر خواہ تھے حتیٰ کہ سیطر رو م حبین کامی نام کو آپنے صاف بتا دیا تھا کہ ہم گورنمنٹ کے بدخواہ نہیں ہو سکتے اور وہ ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اسوقت کے تمام مسلمان اخبارات نے حضرت صاحب کے برخلاف ناجائز حملے کئے تھے کہ مرزا صاحب سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں مانتے ۔ حالانکہ وہ حافظ الحرمین الشریفین ہے ۔ جس کا حضرت صاحب نے جواب دیا تھا کہ سلطان ٹرکی کی حفاظت خدا نے صرف اسی لئے کی ہوئی ہے کہ وہ خادم الحرمین ہے حرمین اسکی حفاظت

کرتے ہیں نہ کہ دہ احرمیین کی جب قرآن و حدیث سے ان کو مدد نہیں ملی۔ تو وہ میرے خلاف ناجائز کارروائی کر رہے ہیں۔ حضور پر نور کی درد مندانہ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ہماری ہمیشہ حفاظت کرتا رہا ہے اور کرتا رہیگا۔ خدا نے سلسلہ حقہ کا یہاں پودہ لگایا ہے اور جس کو خدا بڑھانا چاہتا ہے۔ بھلا اسکو کون روک سکتا ہے انکے اعمال انکے لئے حسرات کا موجب ہو جائینگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اپنے پیارے رسول کے لئے جوش زن ہو گی اور قدرت کے کرشمے دکھائے گی۔

میں حضور کی خدمت مبارک میں ایک کاغذ ارسال کرتا ہوں جس سے حضور کو معلوم ہو جاویگا کہ یہاں لوگ کیسے ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور یہاں کے جذبات سے حضور واقف ہو جائینگے وہ ایک امی شخص کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تک بندیاں ہیں۔ جن سے حضور کو یہاں کے اردو کا بھی حال معلوم ہو جائیگا ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسکی زبان دیکھیں ہمیں اسکے خلوص دل اور اخلاص سے کام ہے

مارشس کی اُردُو
ایک امی کی نظم

قادیان کے ملک سے آیا عالم قادیانی
شیریں کلام ان کی ہے گوہر در فشانی
انکی وعظ و نصیحت تعریف ہے بھائی جانی
جنکا دل پتھر ہے ہو جاویں گے پانی پانی
فصیح زبان ہے انکی کرتے ہیں وہ نیک نصیحت
انکے قریب بیٹھنے سے جاتا ہے سبھی دلکا کدورت
کوئی کہتا ہے کہ رہو تم اس سے دوری
یہ مکر کے جال لیکے بیٹھا ہے تمارا حضوری
کوئی کہتا ہے کہ یہ ہے پورے دجال
تمارا ایمان کو کرنے آیا ہے وہ پامال
کوئی کہتا ہے کہ ہے شب معراج کے وہ منکر
دیکھو ویسے شخص کا حال کیا ہو دیگا آخر
کوئی کہتا ہے کہ یہ ہے۔ قوم یہودی
کرو دل سے توبہ بھاگو تم ان سے جلدی
کوئی کہتا ہے کہ مذہب یہ ہے معتزلہ
یہاں بیٹھا ہے مکر کے اپنا حیلہ
ہمنے کہا ان کو تو ہی ہے مرد پورے جاہل
اگر دوسرے بار بولتے کر دیتے ہم کو گھائل
اگر جانا ہے تم کو ان کی مجلس کے حضوری
تو سوال کے جواب ملیگا تم کو پورا پوری
ہم تو کہتے ہیں کہ وہ بڑے زبردست ہے عالم
ہمارا بات سنو کرو اپنے دل میں تسلیم
ہمارے بستی میں ایک آیا ہے عالم مہمان
جو کہ قدر نہیں کرتا وہ کیسا ہے نادان
یہ زمانہ آخری ہے اے بھائی حیاۃ اللہ
اپنے کرنے کی جزا دیوے گا تجھ کو اللہ
اب آیا زمانہ چودہویں صدیق
اے بھائیو مانو اپنے دل میں کرکے تصدیق

میاں عبد اللہ ماہی فروش نیک بخت آدمی ہے پہلے لوگوں کی باتیں سن کر مجھ کو برا سمجھا کرتا تھا۔ ایک دن میرے پاس آیا اور میرا وعظ اور درس قرآن شریف دو گھنٹے تک سنا اور خدا نے اسکے دل کو اسطرف پھیر دیا۔ مگر لوگوں کی مخالفت اور جرمانہ سے بہت ڈرتا تہا۔ اب مولوی صاحبان کے فرار سے اسکو قرار آگیا۔ پکا نمازی اور دیندار آدمی ہے یہاں مولوی پوچھنے اور سوال کرنے سے ناراض ہو جاتے ہیں اسلئے مجھ سے بھی وہ سوال کرنے سے پہلے ڈرتا تھا میں نے اسکو عام اجازت دی کہ ضرور بغیر خوف کے سوال کر لیا کرو۔ میں انکے یہ شعر اپنی قلم سے بھی لکھدیتا ہوں تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو وہ کوئی شاعر نہیں ہے یہ اسکے اخلاص اور جذبات کا نمونہ ہے ہمیں اخلاص سے کام ہے نہ کہ شعر و شاعری سے۔ والسلام سب کی طرف سے سلام مسنون۔ درخواست دعا

حضور کا ادنیٰ ترین غلام۔ غلام محمد

خریداران الفضل کی خدمت میں تاکیدی التماس ہے

کہ دفتر کو اسوقت روپے کی بہت ضرورت ہے جن احباب نے ابھی چندہ نہیں دیا مہربانی فرما کر بہت جلد منی آرڈر بھیج دیں یا وی۔پی کی اجازت دیں اور جن کے نام وی پی گئے ہوئے ہیں وہ وصولی سے ممنون فرمائیں یا جنہیں کوئی عذر مجبوری ہو وہ مطلع کریں کہ ادائیگی میں کسقدر مہلت چاہتے ہیں دس پانچ روز کے لئے وی پی ڈاکخانہ میں بھی امانت رہ سکتا ہے۔ مینجر الفضل

تبلیغ احمدیت جنوبی ہند میں

نامہ مدراس

اگرچہ میں تاحال مدراس نہیں پہنچا اور یہ مضمون سورت کے ریلوے سٹیشن پر لکھ رہا ہوں تاہم مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر کی پہلی رپورٹ کا نام بھی نامہ مدراس ہی ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور توجہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود قادیان سے حالت علالت میں چل پڑنے کے میں ابتک بخیریت ہوں اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کا امیدوار ہوں۔ میری توجہ اس سفر میں اٹھتے بیٹھتے اس کام کی طرف ہے جو مدراس میں خداوند کریم رحیم مجھ سے سرانجام کرائے گا۔ تاہم راستہ میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ بھٹنڈہ سٹیشن پہ ایک صاحب نے جو تاحال خلیفۂ وقت کی اطاعت میں داخل نہ ہوئے تھے بیعت کا عریضہ حضرت کے حضور ارسال کیا ریلوے سٹیشن جیند پر میرے ایک عزیز نے زبردستی اتار لیا چند گھنٹے وہاں قیام ہوا۔ میں اس عرصہ میں شہر گیا ایک مسجد میں چند آدمیوں کو تبلیغ کی گئی اور ثبوت مسیح موعود کا مسئلہ انکو سمجھایا گیا جس پر انہوں نے تشفی کا اظہار کیا۔ لوگوں کا رجوع دیکھکر ایک ملاں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں سخت کلامی شروع کی۔ جس پر حاضرین کو ان کے علماء کے اخلاق کی طرف توجہ دلا کر میں وہاں سے چلا آیا متھرا کے سٹیشن پر بھرت پور کے ایک صاحب فخر الدین نام کو تبلیغ کی گئی وہ قبل ازیں قادیان کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ لیکن ایک دو گھنٹہ کی گفتگو میں ایسا اسپر اثر ہوا کہ اسنے اسی جگہ بیعت کی درخواست دی جو حضرت کے حضور بھیج دیگئی ہے شہر بھرت پور میں غالباً یہ پہلا احمدی ہے ایک جگہ چار ہندو میرے ساتھ اکٹھے بیٹھے۔ میں نے انہیں اس زمانہ میں کرشن اوتار کے حالات سنائے سب کچھ سننے کے بعد انہوں نے حضرت خلیفہ وقت کے حضور میں ایک درخواست دعا کی لکھی وہ ہندی بھاشا میں ہے اور حضرت کے حضور میں بھیجدی گئی ہے لیکن انہوں نے جو مجھے پڑھ کر سنائی تو میں نے انکے الفاظ کو اپنی نوٹ بک پر لکھ لیا اور احباب کی دلچسپی کے واسطے یہاں درج کرتا ہوں۔

جناب مرزا محمود جی مہاراج۔ نمسکار۔ ہم کو آپ کی اور گرو مہاراج احمد کرشن اوتار کی خبر آج ایک

مسافر سے ملی جنکا نام صادق ہی ہم آپ کو دعوٰی یاد کرتے ہیں اور گرو مہاراج کو مانتے ہیں ہمارے واسطے پرارتھنا کریں۔ پرتاب ساکن لسکر جینی گوالیار۔ نرائن داس نیم کا تہانہ ریاست جے پور۔ مسری نواس منگا لوسن جے پور گراج ساکن بہرت پور۔

ضلع بدائوں کے ایک صاحب سید انصار حسین صاحب کو تبلیغ کی گئی۔ انہوں نے قرآن شریف کے پہلے پارے کے دیباچہ کی درخواست لکھدی اور شرائط بیعت وغیرہ ساتھ لے گئے ہیں۔ اور کہتے تھے کہ میں اچھی طرح غور کر کے قادیان خط لکھونگا یہ سب باتیں قبولیت کے لائق ہیں بھرت پور کے ایک اور نوجوان بھی سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت کرتے رہے اور کہتے تھے کہ وہاں سے کتابیں منگواؤنگا یہ حصہ ملک کا احمدیت کے حالات سے بکلی ناواقف ہے میںنے کئی لوگوں سے دریافت کیا متھرا میں کوئی احمدی نہیں اگر منشی عزیز الرحمٰن صاحب جیسے کوئی مستعد آدمی (جن کی کوشش سے بریلی اور منصوری میں جماعتیں بنگئی ہیں) کچھ عرصہ کے لئے متھرا میں دوکان کر لیں تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی نیت اور کام میں برکات نازل فرماوے میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی عالی ہمت جوان ایسا اٹھے۔ جو جرس ہاتھ میں لئے ہر ایک شہر اور گاؤں کے گلی کوچوں میں منادی کرتا پھرے کہ مسیح موعود اور مہدی موعود آگیا اے سننے والو سنو اور اللہ کے فرستادہ نبی کو قبول کرو تاکہ عذابوں سے بچو اور آسمانی برکات کے وارث ہو۔ اس کام کے لئے مجذوب صفت لوگ ہونے چاہئیں جو منادی کرتے ہوئے شہروں کے شہر اور ملکوں کے ملک پھر نکلیں ان کے پاس مختصر سے اشتہار ہوں جو لوگوں میں تقسیم کر دیں خود وعظ نہ کریں صرف خبر پہنچائیں اور مزید حالات معلوم کرنے کے لئے لوگوں کو قادیان کا پتہ بتلاتے ہوئے چلے جائیں جہاں رات آئی سوگئے اور جو ملا کھا لیا۔ کسی مشاہرے کے خواہشمند نہ ہوں وہ مسیح موعود کے مجذوب اور رحیولنے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انکو ہر جگہ رزق دیگا۔ اور ان کے لئے سب سامان مہیا کر دیگا۔ اور وہ آپ ان کا حافظ و ناصر ہوگا۔

جب ہماری ٹرین گودھرے کے سٹیشن پر پہنچی۔ تو ایک معزز شخص میرے پاس آئے اور یہ معلوم کر کے کہ میں قادیان کا ہوں ایک اور معزز شخص مسٹر احمد نام سے میری ملاقات کرائی مسٹر احمد نے کہا کہ میںنے اگرچہ آپ کو کبھی دیکھا نہیں مگر میںنے دور سے آپکو دیکھکر پہچانا اور اپنے ساتھیوں کو کہدیا کہ آپ ضرور احمدی ہیں کیونکہ ایسا نورانی چہرہ اس زمانہ میں سوائے احمدیوں کے اور کسی کا نہیں دیکھا گیا۔ انہوں نے چند سٹیشن اسی ریل میں سفر کرنا تہا بہت تپاک اور محبت سے مجھے اپنے پاس لیجا کر بٹہایا اور قرآن شریف کے انگریزی ترجمے کا حال سن کر اپنی درخواست پیش کی اور تین اور درخواستیں بھیجنے کا وعدہ کیا اور ان کے ساتھ ایک معزز ہندو رفیق تھے ان کو بھی تبلیغ کی گئی۔ محمد صادق عفی عنہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء

نامۂ مدراس نمبر ۲

نماز فجر کا وقت تہا۔ جب ریاست کوٹے کے قریب ہماری گاڑی تہی۔ نماز سے فارغ ہو کر میںنے قرآن شریف نکالا کہ روزانہ منزل پڑھوں مجھے پڑھتے ہوئے دیکھکر ایک صاحب میرے پاس آبیٹھے تھوڑی دیر کے بعد ان سے باتیں شروع ہوئیں قادیان اور مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے بالکل ناواقف تھے۔ سن کر بہت حیران ہوئے کچھ باتیں دریافت کیں سفر ان کا بھی لمبا تہا کچھ وقفوں کے بعد گفتگو جاری رہی آخر ریل سے اترنے کا جب وقت آیا تو سب کچھ قبول کیا اور درخواست بیعت دی جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور میں بھیجدی گئی ہے۔ ریاست جے پور کے ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ قوم کے سید ہیں نام قاضی نعمت علیشاہ ہے اللہ تعالیٰ برکت دے اور استقامت عطا کرے قادیان جانیکا وعدہ کیا ہے۔

راستہ میں چند گھنٹے کے واسطے بڑودہ ٹھہرا۔ برادر سردار خان صاحب اور محمد یوسف خان صاحب مالک ہوٹل و ٹوبیکو ایجنسی سے ملاقات ہوئی بہت مخلص آدمی ہیں انکے ہوٹل میں ناگپور کے ایک معزز شخص ٹھہرے ہوئے تھے بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود کے سب حالات سنتے رہے سٹیشن تک مجھے رخصت کرنے آئے۔ شرائط بیعت اور درخواست بیعت وغیرہ ساتھ لے گئے ہیں فرماتے تھے گھر کے آدمیوں کو بھی سناؤنگا اور ان کو بھی ساتھ ملا کر سب اکٹھے بیعت کرینگے۔ بڑودہ میں ایک نوجوان احمدی ہونیکے واسطے بالکل طیار ہو گئے ہیں طالبعلم ہیں گھر والوں سے ذرا خائف ہیں اللہ تعالےٰ انہیں قوت اور استقامت عطا کرے ایک بزرگ صوفی منش سے ملاقات ہوئی جو قادیان جانے کو بالکل طیار ہیں۔ چند باتیں انہوں نے مجھ سے دریافت کیں جو عرض کی گئیں۔ یہ صاحب مسقط میں سلطان کے پاس ایک مدت رہ چکے ہیں کچھ خواجہ صاحب وغیرہ کا ذکر آیا تو فرمانے لگے کہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کو جناب میاں صاحب سے کچھ کدورت ہی۔ ورنہ اس اختلاف کی کوئی معقول وجہ انکے پاس نظر نہیں آتی یہ بزرگ قاضی اکمل صاحب کی تازہ تصنیف ظہور المہدی[1] کے بہت مداح ہیں فرماتے تھے کہ حقیقۃ الوحی وغیرہ پڑھکر میںنے چند سوالات لکھے تھے کہ قادیان بھیجونگا مگر ظہور المہدی کے پڑھنے سے وہ خود بخود حل ہو گئے۔ بہت ہی عمدہ کتاب لکھی گئی ہے۔ شہر بڑودہ کے بازار کشادہ عمارتیں شاندار اور خوبصورت۔ رعایا عموماً تعلیمیافتہ اور آسودہ حال ہے۔ شہر میں شریں لطیفی ہے پبلک لائبریری میں انگریزی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ چند کتابوں کے رکھنے کی میںنے تجویز پیش کی۔ جس کو لائبریرین نے شکریہ کے ساتھ نوٹ کیا۔ اس شہر میں تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ ہے لوگ خوش خلق ہیں۔ توجہ سے بات سنتے ہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ بمبئی یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء

[1] یہ کتاب دفتر الفضل قادیان سے بقیمت ۸ فی نسخہ ملتی ہے قابل قدر اور قابل اشاعت کتاب ہے۔ مینیجر الفضل